السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کسی شخص کے پاس سونا اور چاندی دونوں ہوں، مگر دونوں ہی اپنی اپنی جگہ نصاب سے کم ہوں اور دونوں کو ملا کر نصاب پورا ہوتا ہو، تو کیا ان کو ملا کر ذکوۃ ادا کی جائے یا نہ؟
زیور کی زکوۃ ہر سال ادا کی جائے یا عمر میں ایک ہی دفع ادا کی جائے؟ (۲)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سونا چاندی دونوں ملا کر نصاب پورا کر کے زکوٰۃ ادا کرنے کے مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ مروی نہیں ہے، اسی بنا پر اس مسئلہ میں اختلاف ہے، حنفیہ اور مالکیہ کا اس باب میں یہ مسلک ہے، سونا اور چاندی ددنوں کی مقدار اپنی اپنی جگہ اگر کم ہو، اور ان کو ملا کر نصاب ہوتا ہو تو اس صورت میں دونوں کو ضم کر کے نصاب کے برابر کر لینا چاہیے، اور زکوۃ ادا کر دینا چاہیے۔ لیکن راجح مسلک یہ (ا) ہے، کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ سونا اور چاندی سے اسی صورت میں زکوۃ ادا کرنا چاہیے، وہ دونوں الگ الگ نصاب کو پہنچتے ہوں، حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے فتح الباری میں اس پر بحث کی ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ دونوں کو باہم نہیں ملانا چاہیے، انہوں نے اس سلسلہ میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے، جس میں کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیڑوں اور بکریوں کے بارہ میں فرمایا ہے: ((لَا تُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّق)) ''یہ الگ الگ اگر نصاب کو نہ پہنچتی ہوں تو ان کو ملایا نہ جائے۔'' حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے لکھا ہے:

سونے اور چاندی کے نصاب کو ملا کر زکوۃ ادا کرنے میں اختلاف ہے، اور صریح نص کسی بھی طرف نہیں ہے، حافظ عبد اللہ روپڑی مرحوم کا فتویٰ مفصل گذر چکا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے راجح مسلک یہ ہے کہ سونے اور (ا) چاندی کے نصاب کو ملا کر زکوۃ ادا کی جائے۔ (سعیدی)

((من کان عندہ دون النصاب من الفضة ودون النصاب من الذھب مثلا انہ لایجب ضم بعض الی بعض حتیٰ یصیر نصابا کاملا فتجب فیہ الزکوۃ))

''یعنی جس شخص کے پاس سونا اور چاندی دونوں نصاب سے کم ہوں، وہ سونا اور چاندی دونوں کو ملا کر نصاب کے مطابق نہ کرے۔''

(۲) زیور کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے مسئلہ میں چار مذہب ہیں، ایک یہ کہ زیور سے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے، سلف کی ایک جماعت اسی طرح گئی ہے، امام شادری رحمة اللہ علیہ کا بھی سلسلہ میں ایک قول ملتا ہے، دوسرا یہ کہ زیور سے زکوٰہ ادا کرنا ضروری نہیں ہے، یہ امام مالک رحمة اللہ علیہ، امام احمد رحمة اللہ علیہ، اور امام شافعی رحمة اللہ علیہ کا مسلک ہے، تیسرا یہ کہ زیور کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اگر کسی کو کبھی ضرورت پڑے تو اسے عارتیہ دے دیا جائے، اس مسلک کی بنیاد پر وہ اقوال ہیں، جو دار قطنی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، چوتھا یہ کہ زیور سے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے، لیکن عمر میں صرف ایک دفعہ! اس کی بنیاد حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے جو بیہقی میں وارد ہے۔

زیور سے زکوٰۃ کے متعلق اصل بات یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا ہی کی جائے، اور ہر سال ادا کی جائے، عون المعبود شرح ابوداؤد اور تحفة الاحوذی شرح ترمذی میں اس پر مفصل بحث کی گئی ہے، اور رسول اللہ ﷺ سے متعدد صحیح مرفوع روایات، اقوال و آثار صحابہ، وتابعین و تبع تابعین کے ارشادات کے حوالے دیئے گئے ہیں، ان میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ، فاطمہ بنت قیس اور اسماء بنت یزید سے مروی روایات ہیں، کہ ان کو آنحضرت ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف زیور پہنتے ہوئے دیکھے، اور آپ نے ان کو ان سے زکوٰۃ ادا کرنے پر زور دیا، اور عدم ادائیگی پر وعید سنائی، اسی طرح زیور کی زکو یہ ہر سال ادا کرنی چاہیے، تحفة الاحوذی شرح ترمذی میں دار قطنی کے حوالہ سے حضرت عبد اللہ بن عمروف کے بارہ میں لکھا ہے کہ: ((انہ کان یکتب الی خاذنہ سالم انیخرج زکوہ حلی نسائہ کل سنة)) ''یعنی انہوں نے اپنے خزانچی کو لکھا کہ وہ ان کی عورتوں کے زیور سے ہر سال زکوٰۃ ادا کیا کریں۔'' خلاصہ کلام یہ ہے کہ زیور سے عدم ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ مروی نہیں ہے، بلکہ یہی ثابت ہے کہ زیور سے زکوٰۃ ادا ہی کی جائے۔ (الاعتصام جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۲۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 91-92

محدث فتویٰ